

ہی اجازت سمجھی جائے گی۔

اور آپؐ سے ایک کنواری لڑکی نے سوال کیا کہ اس کے باپ نے اس کا نکاح زبردستی کر دیا ہے تو آپؐ نے اس کو اختیار دے دیا اور حکم دیا کہ باکرہ سے اجازت لی جائے اور اس کی اجازت کے بغیر نکاح سے منع کر دیا اور جس سے اجازت نہ لی گئی ہو، اس کو اختیار دے دیا۔“
ان نصوص کی بنا پر اس لڑکی کو اختیار ہے کہ یہ نکاح رد کر سکتی ہے۔

سوال: اس حدیث کی تحقیق درکار ہے: عن ابن عباسؓ أن رسول الله ﷺ نهى عن صبر ذی الروح وعن إخصاء البهائم نهيا شديدا (مجمع الزوائد: ج ۵، ص ۲۶۵)
اگر یہ حدیث صحیح ہے تو پھر جانور کو خسی کرنا اور خسی جانور کی قربانی کرنا کیسا ہے؟

جواب: حضرت ابن عباسؓ سے مروی اس حدیث کے بارے میں امام شوکانیؒ فرماتے ہیں: وأخرج البزار بإسناد صحيح من حديث ابن عباس يعني "ابن عباس" کی حدیث کو بزار نے بسند صحیح بیان کیا ہے۔ (نیل الاوطار: ۹۱/۸) اور صاحب مجمع الزوائد نے کہا: رجاله رجال الصحيح اس حدیث کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ (۲۶۵/۵) یعنی ان راویوں صحیح کے راویوں جیسے اوصاف میں پائے جاتے ہیں۔ علامہ شمس الحق عظیم آبادی نے اپنے فتاویٰ میں اس مسئلہ پر خوب سیر حاصل بحث کی ہے جو لائق مطالعہ ہے۔ بحث کے آخر میں فرماتے ہیں:

”ان تمام باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ جن جانوروں کا گوشت نہیں کھایا جاتا، ان کا خسی کرنا جائز نہیں اور جن کا گوشت کھایا جاتا ہے، ان کا خسی کرنا افضل ہے اور عزیمت کا یہی تقاضا ہے کہ ان کا خسی کرنا جائز ہو۔“ (صفحہ ۳۳۳)

☆ سوال: مسعود احمد بی ایس سی، امیر جماعت المسلمین (رجسٹرڈ) نے درج ذیل حدیث سے ثابت کیا ہے کہ سورہ فاتحہ اس وقت پڑھی جائے جب امام خاموش ہو۔

”حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں: کانوا یقرأون خلف رسول الله ﷺ إذا أنصت

فإذا قرأ لم يقرءوا وإذا أنصت قرءوا“ (بیہقی: جزء القراءة / صلوة المسلمین)

اس کی سند کیسی ہے؟ اگر سند صحیح ہے تو سورہ فاتحہ کس وقت پڑھی جائے گی؟ امام کے سنتوں میں یا مروجہ طریقہ ہی صحیح ہے؟

جواب: اثر ہذا سند کے اعتبار سے اگرچہ قابل قبول ہے لیکن یہ اس بارے میں نص نہیں کہ دیگر مواقع پر فاتحہ کی قرأت نہیں ہو سکتی، اس کتاب کے صفحہ ۱۹ پر ہے: ابو ہریرہ کے شاگرد نے کہا فکیف أصنع إذا جهر الإمام ”جب امام جہری قرأت کرے تو مجھے کیا کرنا چاہئے؟“ جواب میں ابو ہریرہ نے فرمایا: اقرأ بها في نفسك ”اپنے جی میں پڑھ لے۔“ پھر بیہقی نے اپنی سند کے ساتھ کھول سے نقل کیا ہے: